معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

طاق راتوں کی نماز

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ، فَلَمْ یَقُمْ بِنَا شَیْءًا مِنَ الشَّھْرِ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ، فَلَمَّا کَانَتِ السَّادِسَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا کَانَتِ الْخَامِسَۃُ قَامَ بِنَا حَتّٰی ذَھَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا قِیَامَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰی مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ حُسِبَ لَہُ قِیَامُ لَیْلَۃٍ، قَالَ: فَلَمَّا کَانَتِ الرَّابِعَۃُ لَمْ یَقُمْ، فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَۃُ جَمَعَ أَھْلَہُ وَنِسَاءَہُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی خَشِیْنَا أَنْ یَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُوْرُ، ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّۃَ الشَّھْرِ.

حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ماہ رمضان میں روزے رکھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سارا مہینا ہمارے ساتھ کوئی قیام نہیں فرمایا، یہاں تک کہ جب سات دن رہ گئے، (یعنی تیئسویں رات ہوئی) تو آپ (صلی اللہ

علیہ وسلم) نے ہمیں رات کے تیسرے حصے تک نماز پڑھائی۔ جب چھ دن رہ گئے، (یعنی چوبیسویں رات ہوئی) تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی نماز نہیں پڑھائی۔ جب پانچ دن رہ گئے، (یعنی پچیسویں رات ہوئی) تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں آدھی رات تک نماز پڑھائی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، میری خواہش تھی کہ آپ اس رات کا قیام ہمارے لیے پورا کرتے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: بے شک، اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اس کے نماز پڑھنے تک نماز پڑھتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کے قیام کا اجر لکھا جاتا ہے۔ پھر جب چار دن رہ گئے، (یعنی چھبیسویں رات ہوئی) تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی نماز نہیں پڑھائی۔ پھر جب تین دن رہ گئے، (یعنی ستائیسویں رات ہوئی) تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے خاندان والوں، اپنی ازواج مطہرات اور دیگر لوگوں کو اکٹھا کیا اور ہمیں نماز پڑھائی، یہاں تک کہ ہمیں یہ خوف ہونے لگا کہ ہم الفلاح حاصل نہ کر سکیں گے ـــــ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: الفلاح کیا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: سحری کا کھانا ـــــ اور اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مہینے کے باقی دن ہمیں رات میں اور کوئی نماز نہیں پڑھائی[1]۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حاشیہ کی وضاحت

۱۔ اس روایت اور اس طرح کی دیگر روایات سے بالبداہت واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان میں باجماعت نماز تہجد باقاعدہ عمل کے طور پر ادا نہیں فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی راتوں میں یہ نماز صرف تین یا چار مرتبہ ادا فرمائی ہے۔

متون

بعض اختلافات کے ساتھ یہ روایت ابوداؤد، رقم ۱۳۷۵؛ ترمذی، رقم ۸۰۶؛ ابن ماجہ، رقم ۱۳۲۷؛ نسائی، رقم ۱۳۶۴؛ ابن حبان، رقم ۲۵۴۷؛ عبدالرزاق، رقم ۷۷۰۶ اور ابن ابی شیبہ، رقم ۷۶۹۵ میں روایت کی گئی ہے۔

ابن ابی شیبہ، رقم ۷۶۹۵ میں حضرت ابوذر کا سوال ’لو نفلتنا قیام هذه الليلة‘ (میری خواہش تھی کہ آپ اس رات کا قیام ہمارے لیے پورا کرتے) کے الفاظ کے بجائے ’لو قمت بنا بقية ليلتنا هذه‘ (میری خواہش تھی کہ آپ ہماری اس بقیہ رات کا قیام ہمارے ساتھ پورا کرتے) کے الفاظ میں روایت کیا گیا ہے۔

نسائی، رقم ۱۶۰۵ میں ’إن الرجل إذا صلى مع الإمام حتى ينصرف‘ (بے شک، اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اس کے نماز پڑھنے تک نماز پڑھتا ہے) کے الفاظ کے بجائے ’إنه من قام مع الإمام حتى ينصرف‘ (بے شک، جو شخص امام کے ساتھ اس کے نماز پڑھنے تک نماز پڑھتا ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

نسائی، رقم ۱۶۰۵ میں ’حسب له قيام ليلة‘ (اس کے لیے پوری رات کے قیام کا اجر لکھا جاتا ہے) کے الفاظ کے بجائے ’كتب الله له قيام ليلة‘ (اللہ اس کے لیے پوری رات کے قیام کا اجر لکھ دیتا ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ ابن حبان، رقم ۲۵۴۷ میں ان الفاظ کے بجائے ’كتب له قيام ليلة‘ (اس کے لیے پوری رات کے قیام کا اجر لکھا جاتا ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ ابن ماجہ، رقم ۱۳۲۷ میں یہ الفاظ ’فإنه يعدل قيام ليلة‘ (تو یہ پوری رات کے قیام کے برابر ہے) روایت کیے گئے ہیں؛ جبکہ عبدالرزاق، رقم ۷۷۰۶ میں یہ الفاظ ’حسبت له بقية ليلته‘ (اس کے لیے اس کی بقیہ رات کے قیام کا اجر بھی لکھا جاتا ہے) روایت کیے گئے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

’’...لوگ رمضان کو لذتوں اور چٹخاروں کا مہینا بنا لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اِس مہینے میں جو خرچ بھی کیا جائے، اُس کا اللہ کے ہاں کوئی حساب نہیں ہے۔ چنانچہ اِس طرح کے لوگ اگر کچھ کھاتے پیتے بھی ہوں تو اُن کے لیے یہ پھر مزے اڑانے اور بہار لوٹنے کا مہینا ہے۔ وہ اِس کو نفس کی تربیت کے بجائے اُس کی پرورش کا مہینا بنا لیتے ہیں اور ہر روز افطار کی تیاریوں ہی میں صبح کو شام کرتے ہیں۔‘‘ (میزان، جاوید احمد غامدی ۳۶۱)